ہندوستان میں فاصلاتی تعلیم -امکانات، چیلنجز اور حل

ڈاکٹر ندیم احمد

-اسسٹنٹ پروفیسر، اردو کروڑی مل کالج، دہلی یونیورسٹی

تلخیص-: یہ مضمون ہندوستان میں فاصلاتی تعلیم کے لسانی، تدریسی اور پالیسی پہلوؤں کا جائزہ لیتا ہے۔اس میں فاصلاتی نظام تعلیم کو ایک متبادل طریقہ تدریس کے بجائے ایک جامع، ہمہ گیر اور سماجی اداراتی ماڈل کے طور پر دیکھا گیا ہے۔ مضمون میں تعلیمی مساوات، لسانی تنوع، ٹیکنالوجی کی مدد سے علم کی رسائی، اور پالیسی سطح پر درپیش امکانات و چیلنجز کو اجاگر کیا گیا ہے، تاکہ فاصلاتی تعلیم کو مؤثر، جمہوری اور ہمہ گیر بنایا جا سکے۔

فاصلاتی تعلیم، یا بعید سے تدریس، ہندوستان جیسے کثیر الجہات، وسیع الامتداد، اور متنوع آبادی والے ملک کے لیے ایک عظیم الشان امکانی دروازہ کھولتی ہے، جو تعلیمی نظام کو ایک نئے دور میں لے جا سکتی ہے۔ یہ روایتی درسگاہوں سے یکسر مختلف ہے، جہاں طلبہ و معلم ایک ہی سقف تلے جمع ہو کر علم کی تحصیل کرتے ہیں، ایک دوسرے سے براہِ راست مکالمہ کرتے ہیں، اور کلاس روم کے ماحول میں رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ اس کے برعکس، فاصلاتی تعلیم جدید آلاتِ لسانیات، جیسے انٹرنیٹ، مراسلاتی نظام، ریڈیو، ٹیلی ویژن، اور دیگر ذرائع سے علم کی ترسیل کو ہر گھرانے، ہر گاؤں، اور ہر شہر تک ممکن بناتی ہے، بغیر اس کے کہ طالب علم اور معلم جسمانی طور پر آمنے سامنے ہوں۔ جب کووڈ-19 کی عالمگیر آفت نے دنیا بھر میں تعلیمی اداروں کو مقفل کر دیا، اس وقت فاصلاتی تعلیم نے ایک نجات دہندہ کے طور پر کام کیا، تعلیمی سلسلے کو استمرار بخشا، اور طلبہ کو گھر بیٹھے سیکھنے کا موقع فراہم کیا۔ تاہم، ہندوستان جیسے ملک میں، جہاں شہری و دیہی ماحول میں عمیق تفاوت پایا جاتا ہے، جہاں ایک طرف میٹرو شہروں میں تیز رفتار انٹرنیٹ اور جدید آلات عام ہیں، اور دوسری طرف دیہاتوں میں بجلی اور نیٹ ورک کی سہولیات بھی نایاب ہیں، اس نظام کا نفاذ کوئی سہل الوصول عمل نہیں۔ اس کے امکانات بے حد وافر ہیں، جیسے دور افتادہ علاقوں کے طلبہ تک تعلیمی رسائی، سستی تعلیم کی فراہمی، اور لچکدار اوقات میں سیکھنے کی سہولت، مگر معضلات و موانع بھی کم نہیں، جیسے انٹرنیٹ کی نایابی، بنیادی سہولیات کی کمی، اور معلموں کی ناکافی تربیت۔ اس مقالے کا مقصد فاصلاتی تعلیم کی لسانی و علمی تفہیم کو واضح کرنا، اس کی انواع کو بیان کرنا، ہندوستان اور بیرونِ ملک کے کامیاب نمونوں کا جائزہ لینا، اس کے امکانات کو اجاگر کرنا، چیلنجز کو تفصیل سے پیش کرنا، اور ان کے عملی حل تجویز کرنا ہے۔ میری بصیرت یہ ہے کہ اگر ہم اس نظام کو تدبر و حکمت سے بروئے کار لائیں، مناسب وسائل فراہم کریں، اور اسے ہندوستان کے متنوع حالات کے مطابق ڈھالیں، تو یہ نہ صرف تعلیمی افق کو وسعت دے سکتا ہے، بلکہ ہمارے وطن کو ترقی کے نئے مدار میں داخل کرنے کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے۔ یہ ایک ایسا انقلاب ہو سکتا ہے جو ہر طالب علم کے لیے علم کے دروازے کھولے، چاہے وہ شہر میں ہو یا گاؤں میں، امیر ہو یا غریب۔

(فاصلاتی تعلیم کی تفہیم (لسانی و علمی تشریح

فاصلاتی تعلیم ایک ایسا تعلیمی نظام ہے جو طالب علم و معلم کے درمیان مادی فاصلے کے باوجود علم کی ترویج و ترسیل کو یقینی بناتا ہے، اور اسے روایتی کلاس روم کی چار دیواریوں سے آزاد کرتا ہے۔ یہ نظام انٹرنیٹ، مراسلات، نشریاتی ذرائع، اور دیگر جدید ٹیکنالوجی کے توسط سے عمل پذیر ہوتا ہے، جس سے طلبہ کو اپنے گھروں، اپنے وقت، اور اپنی سہولت کے مطابق تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے۔ ماہرین تعلیم نے اس کی لسانی و نظریاتی تشریحات مختلف زاویوں سے پیش کیں، جو اس کے متنوع پہلوؤں کو اجاگر کرتی ہیں:

ہوم (1989): بورج ہوم اسے "باہمی اشتراکِ لسانی" قرار دیتے ہیں، یعنی ایک دوطرفہ رابطے کا عمل، جہاں فاصلہ ہونے کے باوجود مواد، نوٹس، اور رہنمائی کے ذریعے طلبہ و معلم ایک دوسرے سے جڑے رہتے ہیں۔ ان کا زور اس کی لچک پر ہے، جو طلبہ کو اپنی رفتار سے سیکھنے کی اجازت دیتا ہے۔

کیگن (1996): ڈیسمنڈ کیگن اسے "مادی انفصال" کی تعلیم کہتے ہیں، یعنی ایسی تعلیم جو طلبہ اور معلم کو جسمانی طور پر الگ رکھتی ہے، لیکن لسانی آلاتِ جدید جیسے ریڈیو، ٹیلی ویژن، یا انٹرنیٹ اسے ممکن بناتے ہیں۔ ان کے مطابق، یہ نظام تکنیکی وسائل پر منحصر ہے۔

پیٹرز (2001): اوٹو پیٹرز نے اسے "صناعتی تعلیمی ڈھانچہ" کا نام دیا، کیونکہ یہ بڑے پیمانے پر طلبہ کو تعلیم دینے کے لیے ایک منظم اور صنعتی انداز میں کام کرتا ہے، جیسے فیکٹری میں پیداوار ہوتی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ یہ نظام جدید دور کی ضرورت ہے۔

یوگیش (2010): ہندوستانی ماہر یوگیش آر اسے "سماجی عدل" کا ذریعہ مانتے ہیں، جو غریب، محروم، اور دور دراز کے طلبہ کے لیے تعلیمی مواقع کی ترسیل کرتا ہے۔ ان کے مطابق، یہ ہندوستان جیسے ملک میں پسماندہ طبقات کو بااختیار بنانے کا اہم ذریعہ ہے۔

میری لسانی و فکری رائے یہ ہے کہ فاصلاتی تعلیم ایک عظیم الشان کلیدی آلہ ہے، جو ہر طالب علم کے لیے علمی خزائن کو مفتوح کر سکتا ہے، بشرطیکہ اسے وسائل، منصوبہ بندی، اور تدبر کے ساتھ مستعمل کیا جائے۔ یہ وقت و مکان کی لسانی قیود سے آزاد کرتی ہے، طلبہ کو اپنے حالات کے مطابق سیکھنے کی سہولت دیتی ہے، اور تعلیم کو سہل الوصول بناتی ہے۔ ہندوستان کے تناظر میں، جہاں کروڑوں طلبہ روایتی اسکولوں تک نہیں پہنچ سکتے، یہ نظام ایک پل کا کردار ادا کر سکتا ہے، جو انہیں علم کی روشنی سے منور کرے۔ تاہم، اس کی کامیابی اس بات پر منحصر ہے کہ ہم اسے کس طرح نافذ کرتے ہیں، کیونکہ اس کے بغیر یہ محض ایک خوبصورت خیال رہ جائے گا۔ فاصلاتی تعلیم کی تاریخ بھی کافی دلچسپ ہے۔ یہ 19ویں صدی میں خط و کتابت کے کورسز سے شروع ہوئی، جب طلبہ ڈاک کے ذریعے نوٹس اور اسائنمنٹس وصول کرتے تھے۔ وقت کے ساتھ، ریڈیو، پھر ٹیلی ویژن، اور اب انٹرنیٹ نے اسے ایک جدید شکل دی۔ ہندوستان میں، اس کی ابتدا اگنو جیسے اداروں سے ہوئی، جنہوں نے دور دراز کے طلبہ تک تعلیم پہنچانے کی بنیاد رکھی۔ میرا خیال ہے کہ اس کی لسانی و علمی اہمیت کو سمجھنا اس کے امکانات کو بروئے کار لانے کا پہلا قدم ہے۔

(فاصلاتی تعلیم کی انواع (لسانی درجہ بندی

فاصلاتی تعلیم کی متعدد لسانی صورتیں ہیں، جو زمانے کے ارتقا اور تکنیکی تراکیب کے ساتھ متشکل ہوئی ہیں۔ ہندوستان جیسے ملک میں، جہاں وسائل و حالات کی تفریق نمایاں ہے، یہ انواع عمیق اہمیت کی حامل ہیں، کیونکہ ہر صورت مختلف طلبہ کے لیے موزوں ہو سکتی ہے۔ میری لسانی بصیرت کے مطابق، اس کی کلیدی اقسام یہ ہیں:

1. مراسلاتی تدریس: یہ قدیم الایام اور سادہ ترین صورت ہے، جہاں کتب، نوٹس، اور اسائنمنٹس مراسلاتی نظام، یعنی ڈاک کے ذریعے، طلبہ تک ترسیل پذیر ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں اگنو نے اسے بہت ترویج دی، خاص کر ان طلبہ کے لیے جو دور دراز علاقوں میں رہتے ہیں اور انٹرنیٹ تک رسائی نہیں رکھتے۔ یہ طریقہ سستا اور قابل اعتماد ہے، لیکن اس میں وقت زیادہ لگتا ہے۔

2. نشریاتی تعلیم: اس میں تعلیمی مواد ریڈیو یا ٹیلی ویژن کے ذریعے طلبہ تک پیش کیا جاتا ہے۔ یہ ان علاقوں کے لیے مفید ہے جہاں انٹرنیٹ نہیں، لیکن ریڈیو یا ٹی وی کے سگنلز میسر ہیں۔ وبا کے ایام میں "پی ایم ای-ویدیا" نے اسے مستعمل کیا، جہاں دوردرشن اور آل انڈیا ریڈیو پر دروس نشر کیے گئے۔

3. آن لائن تدریس: یہ عصری اور سب سے مقبول صورت ہے، جہاں انٹرنیٹ کے ذریعے ویڈیو دروس، زوم اجلاسات، یا سوئم جیسے پلیٹ فارم سے طلبہ کو تعلیم ترسیل ہوتی ہے۔ یہ تیز، جدید، اور تعامل کی سہولت دیتی ہے، لیکن انٹرنیٹ اور آلات پر منحصر ہے، جو دیہی علاقوں میں ایک بڑا چیلنج ہے۔

4. مخلوط تعلیم: یہ روایتی و فاصلاتی تدریس کا امتزاج ہے، جہاں طلبہ کبھی درسگاہ میں معلم سے آمنے سامنے سیکھتے ہیں اور کبھی گھر سے آن لائن یا دیگر ذرائع سے۔ یہ لچکدار اور عملی ہے، کیونکہ یہ دونوں نظاموں کے فوائد کو یکجا کرتا ہے۔ ہندوستان میں کچھ نجی اسکولوں نے اسے اپنایا ہے۔

5. اوپن یونیورسٹی تعلیم: یہ بڑے پیمانے پر کورسز کی ترسیل کرتی ہے، جیسے اگنو، جہاں داخلے کی سخت شرائط مفقود ہوتی ہیں، اور طلبہ اپنی عمر یا پس منظر سے قطع نظر تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ نظام خاص طور پر ان کے لیے ہے جو روایتی تعلیم سے محروم رہ گئے۔

ان انواع کی اہمیت ہندوستان کے تناظر میں اس لیے زیادہ ہے کہ یہاں طلبہ کے حالات متنوع ہیں۔ شہروں میں آن لائن تدریس مقبول ہے، جبکہ گاؤں میں نشریاتی یا مراسلاتی تدریس زیادہ کارآمد ہو سکتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ ان انواع کو سمجھنا اور ان کا صحیح استعمال ہندوستان میں فاصلاتی تعلیم کو کامیاب بنانے کی کلید ہے۔ مثال کے طور پر، اگر ہم دیہی طلبہ کے لیے نشریاتی تعلیم کو فروغ دیں اور شہری طلبہ کے لیے آن لائن پلیٹ فارم کو مضبوط کریں، تو یہ نظام زیادہ جامع ہو سکتا ہے۔ ہر نوع کے اپنے فوائد اور حدود ہیں، جنہیں ہندوستان کے جغرافیائی اور معاشی حالات کے مطابق دیکھنا ضروری ہے۔

ہندوستان و بیرونِ ملک کے کامیاب فاصلاتی تعلیمی نمونے

فاصلاتی تعلیم کے متعدد نمونے ہندوستان اور عالمگیر سطح پر کامیابی سے عمل پذیر ہیں، جن سے ہم لسانی و عملی استفادہ کر سکتے ہیں۔ میرا لسانی و فکری خیال ہے کہ ان نمونوں کا مطالعہ ہندوستانی درسگاہوں کو بہتر بنانے اور اس نظام کو زیادہ مؤثر بنانے میں معاون ثابت ہو سکتا ہے۔

اسکول تعلیم کے نمونے

1. نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اوپن اسکولنگ (NIOS)، نوئیڈا، انڈیا: 1989 میں قائم، یہ دنیا بھر میں مشہور اور سب سے بڑا اوپن اسکولنگ بورڈ ہے، NIOS جو سالانہ 3.5 لاکھ سے زائد طلبہ کو تعلیم دیتا ہے۔ نوئیڈا، اتر پردیش میں واقع اس کا ہیڈ کوارٹر عالمی سطح پر تسلیم شدہ ہے۔ سیکنڈری (10 ویں) اور سینئر سیکنڈری (12 ویں) سطح پر لچکدار تدریس پیش کرتا ہے، جو روایتی اسکولوں تک رسائی نہ رکھنے والے طلبہ، جیسے کام کرنے والے بچوں، گھریلو ذمہ داریوں والے طلبہ، یا معذور افراد کے لیے مثالی ہے۔ اس کی عالمگیر شہرت UNESCO اور Commonwealth of Learning کے تعاون سے مزید نمایاں ہوتی ہے۔ NIOS کا نظام مراسلاتی، آن لائن، اور عملی تربیت کا امتزاج ہے، جو طلبہ کو اپنی رفتار سے سیکھنے اور امتحانات دینے کی سہولت دیتا ہے۔ یہ ہندوستان کے 26 سے زائد تعلیمی بورڈز کے مقابلے میں سب سے زیادہ طلبہ کو سہولیات فراہم کرتا ہے۔

2. پی ایم ای-ویدیا(ہندوستان): وبا کے دوران وزارت تعلیم نے یہ منصوبہ 2020 میں شروع کیا، جو نشریاتی ذرائع (ریڈیو، ٹیلی ویژن) اور آن لائن پلیٹ فارم سے اسکول طلبہ کو تعلیم کی ترسیل کرتا ہے۔ اس میں دوردرشن پر دروس، یوٹیوب ویڈیوز، اور سوئم ایپ شامل ہیں، جنہوں نے لاکھوں طلبہ تک رسائی ممکن بنائی۔ یہ خاص طور پر ان طلبہ کے لیے مفید رہا جن کے پاس انٹرنیٹ نہیں تھا۔

3. دکشا(ہندوستان): NCERT کے تعاون سے دکشا اسکول طلبہ کے لیے مفت آن لائن کورسز پیش کرتی ہے۔ اس کی لسانی خصوصیت مقامی زبانوں (مراٹھی، تامل، بنگالی) میں مواد کی ترسیل ہے، جو دیہی طلبہ کے لیے نہایت سودمند ہے۔ اس نے ہزاروں طلبہ کو بنیادی مضامین جیسے ریاضی اور سائنس سکھائی۔

4. خان اکیڈمی (امریکہ): یہ عالمگیر مفت پلیٹ فارم اسکول مضامین جیسے ریاضیات، سائنس، اور تاریخ کو سہل اللسان ویڈیوز سے طلبہ تک ترویج دیتا ہے۔ ہندوستان میں بھی اسے لاکھوں طلبہ استعمال کرتے ہیں، کیونکہ اس کا مواد آسان اور دلچسپ ہے۔

5. بی بی سی بائٹ سائز (برطانیہ): یہ اسکول طلبہ کے لیے ویڈیوز، کوئز، اور نوٹس کی ترسیل کرتا ہے۔ اس کا مواد لسانی معیار اور دلچسپی کا حامل ہے، اور ہندوستان اس سے تدریسی انداز سیکھ سکتا ہے۔

اعلیٰ تعلیم کے نمونے

1. اگنو(ہندوستان): اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی 1985 سے فعال ہے، جو مراسلاتی، آن لائن، اور نشریاتی کورسز سے لاکھوں طلبہ تک تعلیم ترسیل کرتی ہے۔ اس کا نیٹ ورک 58 علاقائی مراکز تک پھیلا ہے، اور یہ ہر سال 20 لاکھ سے زائد طلبہ کو خدمات دیتی ہے۔

2. سومبیوسس سینٹر فار ڈسٹنس لرننگ (ہندوستان): 2001 سے یہ مینجمنٹ، قانون، اور دیگر کورسز پیش کرتا ہے۔ اس کا آن لائن پورٹل اور عملی تربیت طلبہ کو پیشہ ورانہ زندگی کے لیے مہیا کرتی ہے۔

3. اوپن یونیورسٹی (برطانیہ): 1969 سے یہ آن لائن و نشریاتی کورسز سے لچکدار تعلیم دیتی ہے۔ اس کا نظام خودمختاری اور معیار پر مبنی ہے، جو ہندوستان کے لیے قابل تقلید ہے۔

4. یونیورسٹی آف فینکس (امریکہ): یہ آن لائن تدریس میں مہارت رکھتا ہے اور ملازمت پیشہ طلبہ کے لیے کورسز پیش کرتا ہے۔ اس کا ڈیجیٹل پلیٹ فارم عالمگیر شہرت یافتہ ہے۔

5. مونیخ یونیورسٹی (جرمنی): یہ مخلوط تعلیم کا نمونہ پیش کرتی ہے، جہاں طلبہ آن لائن و کیمپس معلم سے سیکھتے ہیں۔

یہ نمونے ہندوستان کے لیے لسانی و عملی سبق آموز ہیں۔ NIOS سے عالمگیر شہرت و وسعت، دکشا سے لسانی تنوع، اور خان اکیڈمی سے تدریسی دلآویزی سیکھی جاسکتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ ان نمونوں کو ہندوستان کے حالات کے مطابق ڈھال کر ہم فاصلاتی تعلیم کو مزید مؤثر بنا سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، NIOS کی لچک اور پی ایم ای-ویدیا کی نشریاتی حکمت عملی کو ملایا جاسکتا ہے تاکہ دیہی طلبہ تک بہتر رسائی ہو۔

فاصلاتی تعلیم کے امکانات

فاصلاتی تعلیم ہندوستان کے لیے امکانات کا ایک وسیع خزانہ لے کر آتی ہے، جو تعلیمی نظام کو انقلابی شکل دے سکتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ان امکانات کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا ہندوستان کے مستقبل کے لیے ناگزیر ہے۔ یہاں اس کے اہم امکانات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں:

1. عام الشمول رسائی: فاصلاتی تعلیم ان دیہاتوں تک علم کی ترسیل کر سکتی ہے جہاں روایتی درسگاہیں موجود نہیں۔ ہندوستان میں کروڑوں طلبہ، خاص کر دیہی علاقوں میں، اسکولوں سے دور رہتے ہیں۔ NIOS اور پی ایم ای-ویدیا جیسے نظام ان طلبہ کو تعلیم سے جوڑ سکتے ہیں، چاہے وہ پہاڑوں میں رہتے ہوں یا دور دراز کے گاؤں میں۔

2. وقت کی لچک: اگر کوئی طالب علم صبح مصروف ہے، جیسے کھیتوں میں کام کرتا ہو یا گھریلو ذمہ داریاں نبھاتا ہو، تو وہ شب کے اوقات میں معلم سے سیکھ سکتا ہے۔ یہ سہولت خاص طور پر ان طلبہ کے لیے قیمتی ہے جو ملازمت کرتے ہیں یا روایتی اوقات میں اسکول نہیں جا سکتے۔ NIOS جیسے ادارے اسی لچک کی مثال ہیں۔

3. متنوع کورسز: سوئم جیسے پلیٹ فارم ہزاروں مضامین پیش کرتے ہیں، جیسے باورچی گری، کمپیوٹر پروگرامنگ، لسانیات، یا یہاں تک کہ زراعت۔ طلبہ اپنی دلچسپی اور ضرورت کے مطابق کچھ بھی منتخب کر سکتے ہیں، جو روایتی اسکولوں میں ممکن نہیں، جہاں نصاب محدود ہوتا ہے۔

4. جدید لسانی آلات: مصنوعی ذہانت سے تیار کردہ ویڈیوز، ورچوئل رئیلٹی سے تجربات، اور انٹرایکٹو کوئز تدریس کو دل آویز و سہل بناتے ہیں۔ مثال کے طور پر، خان اکیڈمی کے ویڈیوز طلبہ کو پیچیدہ تصورات کو آسان انداز میں سمجھاتے ہیں، جو چاک و بورڈ سے کہیں زیادہ مؤثر ہے۔

5. سستا تعلیمی نظام: روایتی اسکولوں میں فیس، بس کا کرایہ، یونیفارم، اور ہاسٹل کے اخراجات طلبہ اور ان کے خاندانوں پر بوجھ ڈالتے ہیں۔ فاصلاتی تعلیم ان اخراجات کو ختم کرتی ہے، کیونکہ طلبہ گھر بیٹھے سیکھ سکتے ہیں۔ یہ غریب خاندانوں کے لیے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔

6. عالمگیر ربط: طلبہ لندن، واشنگٹن، یا دیگر ممالک کے ممتاز معلموں سے آن لائن سیکھ سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، کورسیرا جیسے پلیٹ فارم دنیا بھر کے پروفیسرز کے لیکچرز ہندوستانی طلبہ تک لاتے ہیں، جو ان کے علمی اور پیشہ ورانہ امکانات کو بڑھاتا ہے۔

7. مستقبل کی تیاری: یہ نظام طلبہ کو ڈیجیٹل ہنر، جیسے کمپیوٹر کا استعمال، آن لائن تحقیق، اور ڈیٹا مینجمنٹ، ترسیل کرتا ہے، جو آج کی ملازمتوں کے لیے ناگزیر ہیں۔ ہندوستان جیسے ملک میں، جہاں ڈیجیٹل معیشت تیزی سے بڑھ رہی ہے، یہ ہنر طلبہ کو مقابلے کے قابل بناتے ہیں۔

8. سماجی شمولیت: فاصلاتی تعلیم معذور طلبہ، خواتین جو گھریلو ذمہ داریوں کی وجہ سے اسکول نہیں جا سکتیں، اور دیگر محروم گروہوں کو تعلیم سے جوڑتی ہے۔ مثال کے طور پر، NIOS نے ہزاروں معذور طلبہ کو گھر بیٹھے سرٹیفکیٹ حاصل کرنے میں مدد دی۔

9. ماحولیاتی فائدہ: روایتی اسکولوں میں سفر اور کاغذ کا استعمال ماحول پر بوجھ ڈالتا ہے۔ فاصلاتی تعلیم اسے کم کرتی ہے، کیونکہ سب کچھ ڈیجیٹل ہوتا ہے۔ یہ ہندوستان جیسے ملک کے لیے اہم ہے، جہاں ماحولیاتی مسائل بڑھ رہے ہیں۔

10. مقامی ضروریات کے مطابق تعلیم: یہ نظام مقامی زبانوں اور ثقافت کے مطابق مواد پیش کر سکتا ہے، جیسے دکشا دیہی طلبہ کے لیے مقامی زبانوں میں کورسز دیتی ہے۔

ان امکانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ فاصلاتی تعلیم نہ صرف تعلیمی نظام کو بہتر بنا سکتی ہے، بلکہ سماجی، معاشی، اور ماحولیاتی سطح پر بھی مثبت اثرات مرتب کر سکتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر ان امکانات کو صحیح طریقے سے بروئے کار لایا جائے، تو ہندوستان تعلیم کے میدان میں عالمی رہنما بن سکتا ہے۔

فاصلاتی تعلیم کے چیلنجز

فاصلاتی تعلیم کے امکانات جتنے روشن ہیں، اس کے چیلنجز بھی اتنی ہی گہرائی رکھتے ہیں، خاص کر ہندوستان جیسے متنوع ملک میں۔ ان چیلنجز کو تفصیل سے سمجھنا ضروری ہے، تاکہ ان کے حل تلاش کیے جا سکیں:

1. انٹرنیٹ کی نایابی: شہروں میں انٹرنیٹ ہر گھر میں میسر ہے، لیکن IAMAI کی 2022 رپورٹ کے مطابق، دیہات میں صرف 24 فیصد افراد انٹرنیٹ استعمال کرتے ہیں۔ اس سے لاکھوں طلبہ آن لائن تدریس سے محروم رہتے ہیں۔ مثال کے طور پر، بہار اور اڑیسہ جیسے صوبوں میں نیٹ ورک کی کمی ایک بڑا مسئلہ ہے۔

2. بنیادی سہولیات کی نایابی: دیہی علاقوں میں بجلی کب آئے، کب چلی جائے، کوئی بھروسہ نہیں۔ کئی گاؤں میں دن میں صرف 4-5 گھنٹے بجلی ملتی ہے، اور نیٹ ورک بھی اتنا کمزور ہے کہ ویڈیو دروس رُک جاتے ہیں۔ یہ طلبہ کی تعلیم میں بڑی رکاوٹ ہے۔

3. آموز گاروں کی ناکافی مہارت: بہت سے معلم آن لائن تدریس کے لیے تیار نہیں۔ وہ چاک و بورڈ سے نکل کر زوم یا گوگل میٹ استعمال کرنے میں دشواری محسوس کرتے ہیں۔ ایک سروے کے مطابق، ہندوستان کے 60 فیصد اساتذہ کو ڈیجیٹل تدریس کی تربیت نہیں ملتی، جس سے تدریس کا معیار گرتا ہے۔

4. طلبہ کی لسانی بے رغبتی: گھر پر تدریس طلبہ کو تفریح یا چھٹیوں جیسا لگتا ہے۔ درسگاہ میں دوسرے طلبہ اور معلم کی موجودگی سے جو ترغیب ملتی ہے، وہ گھر میں مفقود ہوتی ہے۔ کئی طلبہ آن لائن کلاسز کو سنجیدگی سے نہیں لیتے، جو ان کی کارکردگی کو متاثر کرتا ہے۔

5. غریب طبقات کے معضلات: غریب خاندانوں کے پاس اسمارٹ فون یا انٹرنیٹ کے پیسے نہیں۔ اگر ایک فون ہو بھی، تو تین طلبہ کی کلاسیں ایک ساتھ کیسے چلیں گی؟ وبا کے دوران، کئی بچوں نے اسکول چھوڑ دیا کیونکہ ان کے پاس آلات نہیں تھے۔

6. مواد کا لسانی فقدان: زیادہ تر آن لائن مواد انگریزی یا ہندی میں ہے، جو دیہی طلبہ کے لیے سمجھنا مشکل ہے، خاص کر جن کی مادری زبانیں تامل، بنگالی، یا دیگر ہیں۔ کبھی کبھار مواد کا معیار بھی ناقص ہوتا ہے، جو سیکھنے کے عمل کو کمزور کرتا ہے۔

7. امتحانات کی پیچیدگی: آن لائن امتحانات میں طلبہ نقل کر لیتے ہیں، یا نیٹ ورک کٹنے سے امتحان ادھورا رہ جاتا ہے۔ معلموں کو طلبہ کی اصلی صلاحیت کا پتا نہیں لگتا، اور نتائج کی صداقت پر سوال اٹھتے ہیں۔

8. سماجی رابطے کی کمی: روایتی اسکولوں میں طلبہ دوستوں سے ملتے ہیں، گروپ میں کام کرتے ہیں، اور سماجی ہنر سیکھتے ہیں۔ فاصلاتی تعلیم میں یہ سب غائب ہے، جو طلبہ کی شخصیت پر اثر ڈالتا ہے۔

9. والدین کا دباؤ: دیہی علاقوں میں والدین، جو خود ناخواندہ ہیں، طلبہ کی آن لائن تعلیم میں مدد نہیں کر سکتے۔ شہروں میں بھی کام کرنے والے والدین کے پاس وقت نہیں ہوتا کہ بچوں کی رہنمائی کریں۔

10. تکنیکی مسائل: سافٹ ویئر کریش، سست انٹرنیٹ، یا آلات کی خرابی جیسے مسائل طلبہ اور معلم دونوں کے لیے پریشانی کا باعث بنتے ہیں۔

یہ چیلنجز ظاہر کرتے ہیں کہ فاصلاتی تعلیم کو ہندوستان میں کامیاب بنانے کے لیے بہت سے رکاوٹوں کو دور کرنا ہوگا۔ میرا خیال ہے کہ ان مسائل کو نظر انداز کرنا اس نظام کے امکانات کو ضائع کرنے کے مترادف ہوگا۔

ان امکانات و چیلنجز کے حل

فاصلاتی تعلیم کے امکانات کو بروئے کار لانے اور چیلنجز سے نمٹنے کے لیے عملی حل تلاش کرنا ضروری ہے۔ میری رائے میں، درج ذیل تجاویز اس نظام کو ہندوستان میں کامیاب بنا سکتی ہیں:

1. انٹرنیٹ کی ترویج: حکومت کو دیہات میں انٹرنیٹ کی رسائی بڑھانی چاہیے۔ "ڈیجیٹل انڈیا" منصوبہ اس سمت میں کام کر رہا ہے، لیکن اسے تیز کرنا ہوگا۔ اسکولوں یا کمیونٹی سینٹرز میں مفت وائی فائی پوائنٹ قائم کیے جائیں، جہاں طلبہ آکر سیکھ سکیں۔

2. بنیادی سہولیات کی ترسیل: شمسی توانائی سے دیہاتوں میں بجلی کی فراہمی یقینی ہو، تاکہ طلبہ کی تدریس میں خلل نہ پڑے۔ 5G نیٹ ورک کو تیزی سے طلبہ کے لیے دلچسپ ویڈیوز بنائیں، جیسے خان اکیڈمی کرتی ہے۔ AI سے نافذ کیا جائے، اور

3. آموزگاروں کی لسانی تربیت: معلموں کے لیے تربیتی پروگرام چلائے جائیں، جہاں انہیں آن لائن تدریس کے ہنر، جیسے زوم کا استعمال، انٹرایکٹو مواد بنانا، اور طلبہ کو ترغیب دینا، سکھائے جائیں۔ سوئم جیسے پلیٹ فارم پر اساتذہ کے لیے مفت کورسز بڑھائے جائیں۔

4. طلبہ کی ترغیب: آن لائن کلاسز میں کھیل، انعامات، اور گروہی مکالموں کا اضافہ کیا جائے، تاکہ طلبہ کا دل لگے۔ والدین کو بھی سمجھایا جائے کہ وہ بچوں کی حوصلہ افزائی کریں اور ان کی نگرانی کریں۔

5. غریبوں کی اعانت: پسماندہ طلبہ کو سستے اسمارٹ فون اور مفت انٹرنیٹ دیا جائے، جیسے سبسڈی یا خیراتی اداروں کے ذریعے۔ حکومت "ایک طالب علم، ایک آلہ" جیسا منصوبہ شروع کر سکتی ہے۔

6. مقامی لسانی مواد: دکشا کی طرح مواد کو دیہی زبانوں (مراٹھی، تامل، بنگالی) میں ترجمہ کیا جائے۔ عالمگیر کورسز جیسے کورسیرا سے رابطہ جوڑ کر انہیں ہندوستانی زبانوں میں پیش کیا جائے۔

7. امتحانات کی بہتری: پراکٹرنگ سافٹ ویئر سے نقل روکی جائے، جیسے AI سے چہرے کی شناخت یا اسکرین مانیٹرنگ۔ پروجیکٹس، عملی کام، اور زبانی امتحانات سے طلبہ کی صلاحیت کا جائزہ لیا جائے۔

8. سماجی رابطے کا حل: آن لائن گروپ پروجیکٹس، ورچوئل مقابلے، اور چیٹ فورمز بنائے جائیں، تاکہ طلبہ ایک دوسرے سے جڑ سکیں اور سماجی ہنر سیکھ سکیں۔

9. والدین کی رہنمائی: والدین کے لیے مفت ورکشاپس ہوں، جہاں انہیں بتایا جائے کہ وہ طلبہ کی آن لائن تعلیم میں کس طرح مدد کر سکتے ہیں۔ دیہاتوں میں اساتذہ یا کمیونٹی لیڈرز اس ذمہ داری کو سنبھال سکتے ہیں۔

10. تکنیکی مدد: ہر ضلع میں تکنیکی مدد کے مراکز قائم ہوں، جہاں طلبہ اور معلم آلات کی خرابی یا سافٹ ویئر مسائل کے حل کے لیے رجوع کر سکیں۔ یہ حل اگر نافذ کیے جائیں، تو فاصلاتی تعلیم کے چیلنجز کو کم کیا جا سکتا ہے اور اس کے امکانات کو زیادہ سے زیادہ بروئے کار لایا جا سکتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس کے لیے حکومت، اسکول، اور معاشرے کو مل کر کام کرنا ہوگا۔

فاصلاتی تعلیم ہندوستان کے لیے ایک عظیم الشان امکانی راہ ہے، اور اس کی قدر و قیمت کو تسلیم کرنا ہم سب کے لیے لازم و ملزوم ہے۔ اس کے امکانات، جیسے تعلیم کی عام الشمول ترسیل، سستی تدریس، وقت کی لچک، اور طلبہ کو مستقبل کے لیے مہیا کرنا، ہمارے ملک کے تعلیمی مستقبل کو بدلنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ میری لسانی و فکری رائے یہ ہے کہ یہ نظام نہ صرف تعلیمی افق کو وسعت دیتا ہے، بلکہ ان محروم اور دور افتادہ طلبہ کو بھی مساوی مواقع عطا کرتا ہے جو روایتی نظام میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔ NIOS - جبکہ پی ایم ای- جیسے اداروں نے ثابت کیا کہ فاصلاتی تعلیم لاکھوں طلبہ کی زندگیاں بدل سکتی ہے، ویدیا اور دکشا نے دکھایا کہ دیہی علاقوں تک بھی رسائی ممکن ہے۔ تاہم، انٹرنیٹ کی نایابی، بنیادی سہولیات کی کمی، معلموں کی ناکافی تربیت، اور دیگر معضلات اس کی راہ میں بڑی رکاوٹیں ہیں۔ اگر ہم ان چیلنجز سے نبرد آزما نہ ہوئے، تو یہ خوبصورت مواقع ہمارے ہاتھ سے نکل سکتے ہیں۔ میرا یقین ہے

کہ اس کے لیے حکومت کو سنجیدگی سے مدبرانہ اقدامات اٹھانے ہوں گے، جیسے دیہات میں انٹرنیٹ و بجلی کی سہولیات بڑھانا، طلبہ کو سستے آلات دینا، اور معلموں کی تربیت کے پروگرام شروع کرنا۔ درسگاہوں اور کالجوں کو بھی اپنا کردار ادا کرنا ہوگا، معیاری مواد تیار کرکے اور طلبہ کو ترغیب دے کر۔ ہم سب کو بھی ذمہ داری لینی ہوگی، اپنے ارد گرد کے طلبہ کی مدد کرکے اور اس نظام کو بہتر سمجھنے کی کوشش کرکے۔ اگر ہم مل کر یہ کوشش کریں، تو فاصلاتی تعلیم نہ صرف تعلیم کا ایک نیا دور شروع کر سکتی ہے، بلکہ ہمارے طلبہ کے مستقبل کو سنوارنے اور ہندوستان کو ترقی کے نئے مدار میں داخل کرنے میں کلیدی کردار ادا کر سکتی ہے۔ آخر میں، میں یہ کہوں گا کہ فاصلاتی تعلیم محض ایک نظام نہیں، بلکہ ایک امید افزا شعاع ہے، جو ہر گھر، ہر گاؤں، اور ہر طالب علم تک علم کی روشنی پھیلا سکتی ہے، بشرطیکہ ہم اسے تدبر سے مستعمل کریں اور اس کے چیلنجز کو ایک موقع کے طور پر دیکھیں۔ یہ ہندوستان کے تعلیمی خوابوں کو حقیقت میں بدلنے کی صلاحیت رکھتی ہے، اور ہمیں اسے ہر ممکن طریقے سے مضبوط کرنا چاہیے۔

حوالہ جات

1. پانڈا، ایس (2005) ہائر ایجوکیشن ایٹ اے ڈسٹنس، روٹلیج۔

2. داس، ایس (2024) پراسپیکٹس آف ڈسٹنس لرننگ ان انڈیا، انٹرنیشنل پبلشنگ۔

3. یوگیش، آر (2010) ڈسٹنس ایجوکیشن ان انڈیا، لوٹس پریس۔

4. شرما، ایس (2021) ایجوکیشن ان انڈیا، نوواسائنس۔

5. 2022 انٹرنیٹ ان انڈیا رپورٹ IAMAI۔

6. سوئم امپیکٹ رپورٹ 2024 وزارت تعلیم۔

7. ایگنو رپورٹ 2023 ایگنو۔

8. 2022 دکشا اسٹڈی NCERT۔

9. 2020 یو جی سی ریگولیشنز - UGC۔

☆☆☆